سے قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دیتے ہیں خسر الدنیا والدین ذٰلک هو الخسران المبین والعیاذ باللہ رب العالمین (وہ دنیا و دین دونوں میں خسارے میں ہے اور یہی واضح گھاٹا ہے اور پناہ اللہ رب العالمین کی ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

نوٹ

جلد چہاردہم ختم ہوئی، عنوان کتاب السیر جاری ہے
پندرھویں جلد بھی ان شاء اللہ سیر پر مشتمل ہوگی۔

مضمون	صفحہ
پہنچتی ہیں لہٰذا ان کے معارض نہیں ۔	۵۰۱
ممانعتِ استعانت کو منسوخ قرار دینے کے لئے جو دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں ان کا جواب ۔	۵۰۱
یہود سے استعانت کے پانچ جواب ۔	۵۰۲
حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں ۔	۵۰۳
امام شافعی کے نزدیک حدیث منقطع مردود ہے	۵۰۳
حسن بن عمارہ متروک ہے ۔	۵۰۳
مرسل امام شافعی کے نزدیک مہمل ہے ۔	۵۰۳
حیوٰۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی ۔	۵۰۳
زہری کے مرسل کو محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں ۔	۵۰۳
صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن جوابات ۔	۵۰۴
حضور اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی غزوہ حنین کے دن صفوان بن امیہ پر عطایہ کریمانہ اور صفوان کا اخراج تحسین ۔	۵۰۴
کیا غزوہ حنین وطائف میں صفوان بن امیہ شریکِ جہاد تھا ۔	۵۰۴
صرف ذمی سے استعانت جائز ہے حربی سے مطلقاً حرام ہے ۔	۵۰۶
ذمی کافر میں بھی صرف کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے ۔	۵۰۷
تحقیق مقام ، استعانت کی اقسام اور ان کے احکام ۔	۵۰۸
استعانت کی تین حالتیں ہیں ؛ التجا ، اعتماد ، استخدام ۔	۵۰۸
کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو ۔	۵۱۰
شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے ۔	۵۱۰
کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھالے تو شکار حرام ہو جائے گا ۔	۵۱۰
ذلیل وقلیل کافروں سے استعانت جائز ہے نہ کہ انبوہِ کثیر سے ۔	۵۱۰
روزِ اُحد چھ سو یہودی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیئے ۔	۵۱۰
غزوہ خیبر میں دس یہودیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمراہی کا حکم فرمایا ۔	۵۱۰
غزوہ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور غزوہ خیبر میں ایک ہزار چار سو تھی ۔	۵۱۰
غزوہ حنین کے موقع پر لشکرِ اسلام بارہ ہزار تھا ۔	۵۱۱
استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام ۔	۵۱۱
کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے ۔	۵۱۱
کافر کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت ہے ۔	۵۱۱
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بہترین حافظ اور عمدہ خط والے نصرانی کو محرر بنانے کا مشورہ قبول نہ فرمایا ۔	۵۱۲
کافر کی تعظیم حرام ہے ۔	۵۱۳
بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف بوقتِ حاجت جائز ہے ۔	۵۱۴
کافر سے جوازِ استعانت کی صورت ۔	۵۱۴
مسلمانوں کا مشقت میں پڑنا کافروں کی دلی تمنا	

مبتدع کا حکم بعض اہانت اور دھتکار و پھٹکار ہے (شرح مقاصد)	۵۸۶
صاحبِ بدعت کے بارے میں فضیل ابنِ عیاض کا قول۔	۵۸۷
حسام الحرمین میں جن گروہوں پر کفر کا فتوٰی دیا گیا ان کا بیان۔	۵۸۷
ظہورِ فتن کے وقت علماء پر حق کا ظاہر کرنا ضروری ہے	۵۸۹
جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔	۵۹۰
یزید علیہ ما یستحقہ باجماع اہلسنت فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔	۵۹۱
امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع یزید کی تکفیر کرتے ہیں۔	۵۹۱
یزید کی حکومت میں حرمین طیبین کی بے حرمتی ہوئی اور حادثۂ کربلا بپا ہوا۔	۵۹۲
ہمارے امام اعظم کے نزدیک یزید کا فسق و فجور علی التواتر ثابت ہے کفر کا ثبوت نہیں اس لئے سکوت کرتے ہیں۔	۵۹۲
شبہہ ہو تو گناہ کبیرہ کی نسبت کرنی بھی منع ہے۔	۵۹۲
یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ پر الزام ضروریاتِ مذہب اہلسنت کے خلاف ہے۔	۵۹۲
جس سے کوئی بڑی برائی صادر ہو اس سے چھوٹی کی شکایت بے سود۔	۵۹۳
جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو قرآن کا اضافہ بے سود ہے۔	۵۹۳
مرتدین سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے۔	۵۹۳
ایک سیاسی جلسہ کی شرکت وغیرہ امور کے متعلق سوالات۔	۵۹۵
بریلی میں جلسۂ خلافت ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں ہوا۔	۵۹۵
خلافتی بیان کہ اہلِ وطن سے دوستی قرآن سے ثابت ہے۔	۵۹۵
ایک سیاسی جلسہ کی شرکت کے بارے میں سوال۔	۵۹۵
معاملہ سے قبل تک موالات کے دس درجے ہیں اور اس کی صوری و حقیقی دو قسموں میں سب کا حکم شرعی۔	۵۹۶
اعلحضرت کے چند احباب کی تاریخہائے وفات۔	۵۹۷
اظہار کلمۂ کفر کے بعد لاطائل تاویلوں کا رد۔	۵۹۸
دھوکا دہی کے لئے الفاظِ کفر بکنا بھی کفر ہے۔	۵۹۹
صریح الفاظِ کفر بکنے کے بعد یہ تاویل مردود کہ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔	۵۹۹
یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود میں اس سے راضی نہ تھا، یا بطور ہزل و استہزاء کہے۔	۶۰۰
ضرورۃً کفری الفاظ زبان سے ادا کرنے کی صرف ایک جائز صورت اکراہ شرعی ہے۔	۶۰۰
کفر کے بعد تجدیدِ اسلام و نکاح ضروری ورنہ	

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلال کے لفظ سے تعبیر کرنا آپ کی توہین ہے۔ ۶۶۸
ذکرِ میلاد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین سمجھنا شیطانی خیال ہے۔ ۶۶۸
حضور صلے اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد شریف میں تشریف لا سکتے ہیں۔ ۶۶۹
قیام میلادِ محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکرِ ولادت کے احترام میں ہے۔ ۶۶۹
"کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے" اس فقرے کا حکم۔ ۶۶۹
مسلمانوں کے مذہبی کام میں افسری کی دو قسمیں،
(۱) قہری، اس میں معذوری و مجبوری ہے۔
(۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔ ۶۷۰
غیروں کو رازدار بنانے کی ممانعت۔ ۶۷۰
نااہل بلکہ نامناسب کو عامل بنانا اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔ ۶۷۱
دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے ۶۷۱
دینی مدرسہ کا بدمذہب اور مشرکین کو افسر بنانا حرام ہے ۶۷۲
معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افسر کی بھی ماننا حرام ہے ۶۷۲
دسہرے کی شرکت کو فقہاء نے کفر لکھا ہے۔ ۶۷۲
بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔ ۶۷۲
نیروز مہرگان کا ہدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔ ۶۷۳
معبودانِ باطل کی جے بولنا کفر ہے۔ کافروں کی جے کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔ ۶۷۴
کفر فقہی کے منکروں کو بھی تجدیدِ اسلام و نکاح ضروری ہے۔ ۶۷۴
قطعی کافر کے احکام اس سے سخت ہیں۔ ۶۷۴
مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔ ۶۷۵
قشقہ مہادیو کی عبادت کا طریقہ اور کفر ہے۔ ۶۷۶
ایک سیکنڈ کے لئے بھی کفر پر رضا کفر ہے۔ ۶۷۷
جیسا جرم ویسی توبہ ضروری ہے۔ ۶۷۷
مذکورہ بالا مسائل سے متعلق دوسرے سوال و جواب۔ ۶۷۷
جے بولنا شعارِ کفار اور فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔ ۶۷۹
جبر و رضا کے حدود کا بیان۔ ۶۸۰
قشقہ کے متعلق ایک سوال۔ ۶۸۰
ہولی، دیوالی، نوروز مہرگان غیر اسلامی تہواروں کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔ ۶۸۰
"ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے" کہنے والے کا حکم۔ ۶۸۱
یزید پلید کے اُخروی احکام ۶۸۲
اولیاء کے سبحانی ما اعظم شانی اور فرعون کے انا رب العالمین کہنے میں فرق ہے۔ ۶۸۲
کسی خاص عالم کو کسی دنیاوی وجہ سے گالی دینا کفر نہیں۔ ۶۸۲
ارتداد سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔ ۶۸۲

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ۲۵۴
بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے باطل ہے۔ ۲۹۴
حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کران سے استعانت کا انکار وہابیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔ ۳۰۶
علی الاعلان گناہ کبیرہ کرنیوالا فاسق معلن ہے اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے ۳۱۸
جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ۳۸۵

احکام مسجد

مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے ۳۹۰
عہد رسالت میں وفود کفار مسجد میں بطور استعلاء نہیں آتے تھے۔ ۳۹۱
مشرک کا بطور استعلاء مسجد میں آنا حرام ہے ۳۹۱
حنفیہ کی کتب معتمدہ میں مسجد میں داخلہ کفار کی ممانعت ظاہر ہے۔ ۳۹۱
غیر مسلموں کی کثرت کی حالت میں داخلہ کفار سبب پامالی اسلام ہے۔ ۳۹۲
حضور کے زمانہ مبارک میں کُتّے مسجد میں آتے جاتے تھے، آج کل ساتھ لانا سخت منع ہے۔ ۳۹۲
مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔ ۵۲۱
غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔ ۵۲۶
کافر کو بطور استعلاء مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔ ۵۲۹
جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔ ۵۹۰

زکوٰۃ

ذمی کو نفلی صدقات دے سکتے ہیں، ۴۳۹
زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔ ۴۳۹

نکاح

کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔ ۱۱۶
نکاح کتابیہ کے صحیح ہونے کی شرطیں۔ ۱۱۶
صابی (ستارہ پرست) عورتوں سے نکاح کیسا ہے۔ ۱۱۹
نکاح میں شرعاً کفاءت کا اعتبار ہے۔ ۲۲۷
مرتد کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔ ۲۹۸
کلمۂ کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے اور نکاح کے لئے گواہی گواہ رشتہ دار مثلاً بیٹا بیٹی ہوں وُہ بھی کافی ہیں۔ ۳۱۶
مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑکی دینا زنا پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے۔ ۳۲۱

کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کُتّے کی طرح مسخّر ہو ارشاد ہوا:

لان قتالهم بهذه الصفة لاعزاز الدين والاستعانة عليهم باهل الشرك كالاستعانة بالكلاب[1]

دو ورق پہلے فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب[2]

(یعنی اس لئے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لڑنا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہوگا اور حربیوں پر ان ذمّی مشرکوں سے استعانت ایسی ہوگی جیسے شکار میں کتّوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کُتّوں کی طرح مسخّر ہوں کہ ان کا فعل ہمارے ہی لئے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز کے واسطے ہو) کتّے سے شکار میں استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وہ وقت شکار سارا کام ہمارے ہی لئے کرے اس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار مارا اور ماشہ بھر اُس کا گوشت کھا لیا شکار حرام ہے تو استخدام بتایا اور وہ بھی سب سے ذلیل (یعنی جیسے کُتّے سے خدمت لیتے ہیں اور شرط فرما دی کہ وہ خودسری سے یکسر نکل کر محض ہمارے لئے آلہ بن گئے ہوں یہ نہ ہوگا مگر اُسی صورت میں کہ ہم نے منقّح کی وللہ الحمد۔

ذلیل وقلیل کافروں سے استعانت کی اجازت ہوگی نہ کہ انبوہِ کثیر سے **اقول** اور اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ معدودے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ ہُوا تو ممکن کہ میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر شرارت پر آئے اور پھن دکھائے ممکن کہ یہی حکمت ہو کہ روزِ اُحد چھ سو یہود کو واپس فرما دیا کہ یہ بڑا جتھا ہُوا خصوصًا اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور مغلطائی کی روایت میں چھ ہی سو تھے، اور غزوہ خیبر میں حسبِ روایت واقدی صرف دس یہود کو ہمراہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار چار سو تھے

عہ اخرج الواقدی فی مغازیہ عن   واقدی نے اپنے مغازی میں

(باقی بر صفحہ آیندہ)

---

[1] المبسوط للسرخسی   باب آخر فی الغنیمۃ   دار المعرفۃ بیروت   ۱۰/۱۳۸

[2] " " "   کتاب السیر ۲۳/۱۰ باب الخوارج " " "   ۱۰/۱۳۴

اور غزوۂ حنین میں تو صفوان جیسے ستر اسّی بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الٰہی لشکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے، اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی و کافر بصیغۂ مفرد لکھتے ہیں، نہ بصیغۂ جمع۔

استخدام کی چار صورتیں اور اُن کے احکام

اب چار صورتیں ہیں:

کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے

اوّل اس سے ایسی استعانت جس میں وہ ہمارا رازدار و دخیل کار بنے یہ مطلقاً حرام ہے جس کے لئے پہلی آیۂ کریمہ بس ہے، نیز فرماتا ہے جل وعلا:

امر حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ ؕ واللہ خبیر بما تعملون[1]

کیا اس گھمنڈ میں ہو کہ یونہی چھوڑ دئے جاؤ گے اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

کافروں کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت

ولہذا حدیث چہارم میں اُن سے مشورہ لینا ناجائز فرمایا، تفسیر کبیر میں کریمۂ اولیٰ کے تحت میں ہے:

ان المسلمین کانوا یشاورونھم فی امورھم ویؤانسونھم لما کان بینھم من الرضاع

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

حرام بن سعد بن محیصہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعشرۃ من یھود المدینۃ غزا بھم الی خیبر[2] ۱۲ منہ غفرلہ۔

حرام بن سعد بن محیصہ سے راوی کہ انھوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ کے دس یہود کو غزوۂ خیبر میں ہمراہ لے گئے۔ ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۱۶

[2] کتاب المغازی للواقدی غزوۂ خیبر منشورات موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۲/ ۶۸۴

والحلف ظنا منهم انهم وان خالفوهم فی الدین فهم ینصحون لهم فی اسباب المعاش فنهاهم اللّٰہ تعالٰی بھٰذہ الاٰیۃ عنہ، فمنع المؤمنین ان یتخذوا بطانۃ من غیر المؤمنین فیکون ذٰلک نھیا عن جمیع الکفار، وقال تعالٰی "یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء" ومما یؤکد ذٰلک ماروی انہ قیل لعمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ھٰھنا رجل من اھل الحیرۃ نصرانی لایعرف اقوی حفظا واحسن خطا منہ، فان رأیت ان تتخذہ کاتبا فامتنع عمر من ذٰلک وقال اذن اتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین[1]

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دوستی کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں دُنیوی باتوں میں تو ہماری خیرخواہی کریں گے اس آیہ کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے انہیں منع فرمادیا اور حکم دیا کہ کسی غیرمسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ، تو یہ نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفار سے ممانعت ہوئی اور اللہ عزوجل نے فرمایا: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یار نہ بناؤ" اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی کہ ان سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک نصرانی ہے اس کا سا حافظ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں امیرالمومنین نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیرمسلم کو رازدار بنانے والا ٹھہروں گا۔

تفسیر لباب التاویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے،

روی ان اباموسٰی الاشعری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان لی کاتبا نصرانیا، فقال مالک ولہ قاتلک اللّٰہ الا اتخذت حنیفا یعنی مسلما اماسمعت قول اللّٰہ عزوجل "یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیھود والنصٰری اولیاء" قلت لہ دینہ ولی کتابتہ فقال لا اکرمھم

یعنی ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیرالمومنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی میرا ایک محرر نصرانی ہے، فرمایا تمہیں اس سے کیا علاقہ خدا تمہیں سمجھے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصارٰی کو یار نہ بناؤ، میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے، فرمایا میں

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) آیہ لاتتخذوا بطانۃ الخ کے تحت المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۸/۲۰۹-۲۱۰

اذا اھانھم اللہ ولا اعزھم اذ اذلھم اللہ ولا ادنیھم اذ ابعدھم اللہ قلت انہ لایتم امر البصرۃ الا بہ فقال مات النصرانی والسلام یعنی ھب انہ مات فما تصنع بعدہ فما تعملہ بعد موتہ فاعلمہ الاٰن واستغن عنہ بغیرہ من المسلمین۔[1]

کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے خوار کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں ذلیل کیا نہ اُن کو قرب دُوں گا جبکہ اللہ نے اُنھیں دُور کیا، میں نے عرض کی بصرہ کا کام بے اس کے پُورا نہ ہوگا، فرمایا مرگیا نصرانی والسلام یعنی فرض کرلو کہ وُہ مرگیا تو اس کے بعد کیا کروگے جو جب کروگے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اُس سے بے پروا ہوجاؤ۔

کافر کی تعظیم حرام ہے

دوم اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ ومنصب دینا جس میں مسلم پر اس کا استعلاء ہو مثلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا افسر بنانا یہ بھی حرام ہے، ابھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد سُن چکے کہ اللہ نے انھیں خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انھیں ذلت دی میں عزت نہ دُوں گا۔ کُتبِ حدیث میں یُوں ہے کہ جب ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے محرری پر مقرر کیا امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں فرمان میں لکھا:

لیس لنا ان نأتمنھم وقد خونھم اللہ ولا ان نرفعھم وقد وضعھم اللہ ولا ان نعزھم وقد امرنا بان یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون۔[2]

ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالٰی انھیں خائن بتاتا ہے، یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحٰنہ نے انھیں پستی دی، یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر ذلت وخواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔

درمختار میں ہے:

یمنع من استکتاب ومباشرۃ یکون بھا معظما عند المسلمین وتمامہ فی الفتح وفی الحاوی ینبغی ان یلازم الصغار بینہ وبین المسلم فی کل شیئ وعلیہ فیمنع من القعود حال قیام المسلم عندہ، بحر، ویحرم تعظیمہ۔[3]

---

[1] لباب التاویل (التفسیر الکبیر) زیر آیہ لاتتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[2]

[3] الدر المختار فصل فی الجزیۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۲

33
33

یعنی ذمی کافر کو محرر بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائز نہیں، اس کا پورا بیان فتح القدیر میں ہے، حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا ذلیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہوا سے بیٹھنے نہ دیں گے، یہ بحرالرائق میں ہے، اور اس کی تعظیم حرام ہے۔

ہدایہ میں ہے:

قالوا الاحق ان لایترکوا ان یرکبوا الا لضرورۃ واذا رکبوا للضرورۃ فلینزلوا فی مجامع المسلمین[1]

علماء نے فرمایا: سزاوار تر یہ ہے کہ انھیں سوار ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ کی) ناچاری سے پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے مجمع میں اُتر لیں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے

سوم بے حاجت اُس سے استعانت کرنا یہ بھی ناجائز ہے، خود فتوائے شائع کردہ لیڈران میں دُرمختار سے ہے:

مفادہ جواز الاستعانۃ بالکافر عند الحاجۃ[2]

اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر (ذمی) سے استعانت جائز ہے۔

اُسی میں ردالمحتار سے ہے:

امّا بدونہا فلا لانہ لایؤمن غدرہ[3]

حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ وُہ بدعہدی نہ کرے گا۔

کافر سے صرف اِس صورت کی استعانت جائز ہے

چہارم اب ایک صورت یہ رہی کہ دَبے ہوئے مقہور کافر سے بشرطِ حاجت ایسی استعانت جس میں نہ اُسے رازدار و دخیل کار بنانا ہو نہ کسی مسلمان پر اُس کا استعلا ہوتا ہے وہ جس کی ہمارے علماء اور امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہم نے رخصت

---

[1] الہدایۃ	باب الجزیۃ	المکتبۃ العربیۃ کراچی	۲/۵۸۰
[2] الدرالمختار	فصل فی کیفیۃ القسمۃ	مطبع مجتبائی دہلی	۱/۳۴۳
[3] ردالمحتار	" " "	مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ	۳/۲۵۷

دی پچھلی دو قیدیں تو منتظر ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں دینِ متین سے ضرورۃً معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا، تو ان کی نظیر نماز کے لئے شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتایئے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ باوضو پڑھی جائے، رہیں پہلی دو، وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قوله صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فارجع فلن استعین بمشرك، وقد جاء فی الحدیث الاٰخر ان النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم استعان بصفوان بن امیة قبل اسلامه فاخذ طائفة من العلماء بالحدیث الاول علی اطلاقه، وقال الشافعی واٰخرون ان کان الکافر حسن الرأی فی المسلمین ودعت الحاجة الی الاستعانة به استعین به والا فیکرہ، حمل الحدیثین علی ھٰذین الحالین[1]۔

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے استعانت نہ کریں گے، اور دُوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اس حال میں امداد لی کہ وہ ابھی مسلمان نہ ہُوئے تھے تو ایک جماعتِ علماء نے پہلی حدیث کا مطلق حکم اختیار کیا اور شافعی اور کچھ اوروں نے کہا کافر اگر مسلمانوں کے حق میں نیک رائے رکھتا ہو اور اس سے استعانت کی حاجت پڑے تو استعانت کی جائے ورنہ منع ہے، امام شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اوّل کا یُوں اِشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اُس سے استعانت جائز ہے، اسی شرط کو حازمی شافعی نے یُوں ذکر کیا،

والثانی ان یکونوا ممن یوثق بھم فلا تخشٰی نائرتھم فمتی فقد ھٰذان الشرطان لم یجز للامام ان یستعین بھم[2]

یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ اُن کافروں پر وثوق ہو کہ اُن کی شرارت کا اندیشہ نہ رہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو سلطانِ اسلام کو کافروں سے استعانت جائز نہ ہوگی۔

اقول اللہ عزوجل فرماتا ہے: اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے لا یألونکم

---

[1] شرح صحیح مسلم مع مسلم کتاب الجہاد والسیر کراہیۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۱۸

[2] الناسخ والمنسوخ للحازمی